

تنقید و تبصیح

قرآن حکم { مصنف مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی - ناشر مجلس معارف دارالعلوم دیوبند -

قرآن حکیم کے بارے میں اہل علم کے ایک حلقہ میں عرصہ دراز تک یہ تصور ر
قرآن میں بہت سی ایسی آیات ہیں، جن کی تلاوت تو کی جاتی ہے، لیکن ان کا حکم اب
نہیں رہا۔ اور علاوہ منسوخ ہیں۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی سے پہلے نسخ آیات کے
پانچ سو کتبوں کو منسوخ مانتے تھے، علامہ سیوطی نے صرف انیس آیات کو منسوخ مانا
اور باقی کو غیر منسوخ ثابت کیا۔ اس کے بعد شاہ ولی اللہ صاحب آئے انہوں نے ان آ
میں سے صرف پانچ کو منسوخ قرار دیا۔ زیر نظر سالہ کے مصنف مولانا عبدالصمد رحمانی صا
نے سب سے نسخ کے اس تصور کا کہ بعض آیات قرآنی کی تلاوت تو ہوتی ہو، لیکن ان
عمل منسوخ ہو گیا ہو۔ انکار کیلئے، اور اسے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ اور ساتھ ہی
بن پانچ آیات کو شاہ ولی اللہ نے منسوخ قرار دیا ہے ان کی توجیہ کر کے بتایا ہے کہ د
منسوخ نہیں ہیں۔

فاضل مصنف نے سب سے پہلے ان آیات قرآنی سے بحث کی ہے۔ جن سے نہ
کا جواز نکالا گیا ہے۔ موصوف نے ثابت کیا ہے کہ ان آیات سے نسخ کا استخراج غلط فہمی

مبنی ہے۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ مقتدین کی نسخ سے کیا مراد تھی، اور متاخرین نے اُسے بعد میں کیا معنی پینا دیئے۔ مولانا رحمانی نے ائمہ سلف کے حوالے دے کر اس امر کا اثبات کیا ہے کہ ”جو نسخ قرآن مجید کے منافی ہے، اور قرآن مجید کی آیتوں میں جو نسخ کا انکار کیا جاتا ہے، وہ نسخ بمعنی خاص یعنی ازالہ للعکم بحیث للبحوز امتثالہ ہے، نہ کہ نسخ بمعنی عام اور بمعنی لغوی۔ کیونکہ تیسرے قرآن کے منافی ہے نہ اس کا کسی کو انکار ہے۔ بلکہ اس معنی میں تو علماء کرام حدیث کو بھی قرآن مجید کا نسخ قرار دیتے ہیں۔۔۔“

علمائے مقتدین کے نزدیک نسخ بمعنی عام اور بمعنی لغوی کے تحت تفسیر، تخصیص تاویل، استثناء، بیان متبادر غیر متبادر، قید اتفاق، تخصیص عامی وغیر ذلک سب سچاتے ہیں۔ درآں حالیکہ علماء متاخرین نے اسے اپنے خاص معنوں میں استعمال کیا۔ اس اختلاف اصطلاح کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ اور مخالفوں کو قرآن مجید پر اعتراض کرنے کا موقع ملا۔

زیر نظر رسالہ کے مقدمہ میں جسے مولانا ظفر الدین صاحب نے لکھا ہے، اس سلسلے میں مولانا عبید اللہ سندھی کا بھی ذکر کیا ہے۔ مولانا سندھی نے قرآن مجید کی اُن پانچ آیات کو جنہیں شاہ ولی اللہ نے منسوخ قرار دیا تھا۔ غیر منسوخ بتایا تھا اور ان میں سے ایک آیت کی تطبیق بھی کی تھی۔ مولانا سندھی نے لکھا ہے کہ شاہ صاحب دراصل قرآن کی کسی آیت کو منسوخ نہیں مانتے۔ اور اُس وقت انہوں نے یہ بات ملاحظہ اس لئے نہ لکھی کہ اُن کا یہ قول معتزلہ سے مشابہ ہو جاتا۔ اور لوگ اس پر اعتراض کرتے۔ چنانچہ وہ پانچ آیات جنہیں شاہ صاحب نے منسوخ مانا ہے۔ اُن کی توجیہ زیادہ مشکل نہیں۔

عرض مولانا عبدالصمد رحمانی نے یہ رسالہ لکھ کر حضرت شاہ ولی اللہ کے اس کام کی تکمیل کردی اور پوری طرح ثابت کر دیا کہ قرآن مجید کی کوئی آیت ای معنوں میں منسوخ نہیں، جس معنوں میں متاخرین نے انہیں منسوخ مانا۔

۱۲۰ صفحے کا یہ رسالہ اس بحث پر ہر لحاظ سے محیط ہے۔ اور اسے پڑھ کر یہ نانا پڑتا ہے کہ ”قرآن مجید کی ہر آیت اپنی جگہ پر حکم ہے اور قرآن مجید میں کوئی ایسا حکم موجود نہیں

ہے، جس پر عمل کسی زمانے میں ہمارے لئے ضروری قرار دیا گیا ہو اور اس کا ہمیشہ اس طرح ازالہ کیا گیا ہو نہ اس پر کسی حالت میں عمل پیرا ہونا جائز نہ ہو۔ اور اب قرآن مجید میں محض تیرکا تلاوت میں ہو۔

رسالہ ”قرآن حکم“ جلد ہے۔ قیمت دو روپے

تفسیر المعودتین } قرآن مجید کی آخری دو سورتوں سورۃ الف

سورۃ الناس کی تفسیر پر یہ عربی رسالہ مش

اصل تفسیر فارسی میں تھی جس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم مؤسس دارالعلوم دیوبند کا ایک مختصر اسرار قرآنی کے نام سے ہے جس میں ان کے متعدد مکتوب ہیں۔ ان میں سے مکتوب استعاذہ اور المعودتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کے بارے میں ہے۔ اس فارسی مکتوب کا ترجمہ مولانا کیرانوی فاضل دارالعلوم دیوبند نے عربی میں کیا ہے۔ مجلس معارف القرآن دارالعلوم دیوبند نے اسے شائع کیا ہے۔

تفسیر کا اصل متن ۲۴ صفحات میں آگیا ہے۔ شروع میں ”کلمۃ التعلیف“ کے نام مولانا محوطیب صاحب مدیر دارالعلوم دیوبند کا مقدمہ ہے، جس میں موصوف نے مطلقاً کے مختصر حالات زندگی دیئے ہیں۔ اور فلسفہ قاسمیہ کا تعارف کر لیا ہے۔ مولانا طیب صاحب لکھتے ہیں:-

”فلسفہ قاسمیہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ مسائل اساسی

سے متعلق ہے، جس پر کہ ”فلسفہ قاسمیہ“ کا مفہوم مسائل فیہ سے ہے، جن کا ایک لحاظ سے عقیدہ اسلامی سے تعلق ہے، اور ایک لحاظ سے انسانی اعمال سے بھی، ان کے عمومی و اصولی معنوں میں۔ اور فلسفہ قاسمیہ کے تیسرے حصے کا مدلول فروعی و اجتہادی مسائل ہیں۔ یعنی مولانا محمد قاسم نے علوم کے ان سب شعبوں پر بحثیں کی ہیں۔ اور اس اعتبار